75568 ـ وقف بكس ضائع ہونے كى صورت ميں ضامن ہونے كا حكم

سوال

وقف كے مال ميں تصرف كرنا جس كے نتيجہ ميں بغير قصد اور ارادہ مال ضائع ہو جائے تو اس كا حكم كيا ہے ؟
جامع مسجد ميں وقف كے ليے چندہ جمع كرنے كا بكس ركھا گيا جو شخص بھى اسے چندہ جمع كرنے كے ليے استعمال كرنا چاہے تو وہ استعمال كے بعد مسجد ميں واپس ركھ دے، ميں نے وہ بكس ليا اور جس مقصد كے ليے وقف كيا گيا تھا اس كے ليے استعمال كيا، ليكن وہ بكس مجھ سے ضائع ہو گيا مجھے مل نہيں سكا، اب ميرے ذمہ كيا لازم آتا ہے، كيا مجھے اس بكس كا نقصان پورا كرنا ہوگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو آپ سے يہ بكس كى حفاظت ميں بغير كسى كمى و كوتاہى سے ضائع ہوا ہے تو پھر آپ اس كے ضامن نہيں، ليكن اگر آپ نے اس كى حفاظت كرنے ميں كمى اور كوتاہى كى ہے تو آپ اس كے ضامن ہيں اور بكس اور اس ميں جو رقم تھى اس كا نقصان پورا كرنا ہوگا، اگر اس ميں رقم ہو، كيونكہ آپ اس بكس كے امين تھے، اور امين اس وقت ضامن ہوتا ہے جب وہ اس ميں كسى قسم كى كوئى زيادتى كا مرتكب ہو، يا اس ميں كوئى كمى و كوتاہى كى ہو.

الموسوعۃ الفقھيۃ ميں درج ہے:

" مشہور يہ ہے كہ ہاتھ كى تقسيم دو طرح كى ہے: ايك امانت والا ہاتھ اور دوسرا ضامن ہونا.

امانت يہ ہے كہ: نيابتا كسى كى كوئى چيز يا مال اپنے پاس ركھنا، نہ كہ بطور ملكيت، مثلا امانت ركھنا، يا عاريتا ركھنا، يا اجرت پر لينا، اور شريك، مضاربت كے طريقہ سے تجارت كرنے والا، اور وقف كا نگران، اور جسے كوئى وصيت كى گئى ہو.

اور ضامن يہ ہے كہ: بطور ملكيت يا مال اپنے پاس جمع كرنا، يا جمع كرنے والے كى مصلحت كے ليے، مثلا خريدار، اور خريدارى كى قيمت اپنے قبضہ ميں كرنے والا، اور جس كے پاس رہن ركھا گيا ہو، اور غاصب، اور مالك، اور

قرض لینےوالا.

اور امانت کا حکم یہ ہے کہ: جس کے پاس امانت رکھی گئی ہو وہ اس میں کمی و کوتاہی اور زیادتی کرنے کی صورت میں ضامن ہوگا.

اور ضامن کا حکم یہ ہے کہ: مال جس کے پاس مال بطور ملکیت، یا اس نے اپنی مصلحت کے پیش نظر مال رکھا ہو تو وہ ہر حال میں اس کا ضامن ہوگا، حتی کہ اگر وہ کسی آسمانی آفت کی بنا پر بھی ضائع ہو جائے تو بھی ضامن ہوگا، یا وہ اس کے مالك کو واپس کرنے سے عاجز ہو تو بھی ضامن ہوگا، جیسا کہ تلف ہونے اور تلف کرنے کی صورت میں ضامن ہوتا ہے.

تو اس طرح مالك اپنی ملکیت میں جو کچھ بھی ہوگا اس کا ضامن ہے، اور وہ اس کے ہاتھ کے نیچے ہے، اور جب وہ کسی دوسرے کے ہاتھ چلی جائے تجارت کے ساتھ، یا اس کی اجازت سے، مثلا خریداری کی قیمت اپنے قبضہ میں لینے والا، یا مالك کی اجازت کے بغیر مثلا غصب کردہ چیز، تو اس کا ضامن وہی ہے جس کے پاس ہوگی، اور اگر یہ کسی معاہدہ، یا بطور امانت، یا عاریتا، کسی اور کے ہاتھ چلی جائے تو اس کا ضامن بھی مالك ہو گا " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (28 / 258 - 259).

اس بنا پر جب آپ نے یہ بکس اسی مقصد کے لیے استعمال کیا جس مقصد کے لیے یہ وقف کیا گیا تھا، اور آپ نے اس کی حفاظت کرنے میں کسی بھی قسم کی کوئی کمی اور کوتاہی نہیں کی اور اس کا خیال رکھا تو پھر آپ اس کے ضامن نہیں ہونگے، اور اگر آپ ایسا کریں کہ اس بکس کے بدلے میں اور بکس لا کر رکھ دیں، یا اس سے بھی اچھا اور بہتر بکس لائیں تو یہ بہت بہتر اور اچھا ہے، اور آپ کو اس کا اجروثواب بھی حاصل ہوگا اور اس میں آپ شکوك و شبہات اور اپنے خلاف قیل و قال سے بھی بچ جائینگی.

کیونکہ یہ بکس چندہ جمع کرنے کے لیے ہے، اور اس کے لیے آپ کی کوئی زیادہ رقم بھی خرچ نہیں ہوگی، اور آپ کو ثواب بھی حاصل ہوتا رہے گا، اس لیے آپ کوئی اور بکس لا کر رکھ دیں، لیکن یہ لازم نہیں.

واللہ اعلم .